غزل

پھر تمنا نے خود سری کی ہے
اور محبت نے مخبری کی ہے

اُن کی مرقد کے کچھ فقیروں نے
دل کی دنیا میں سروری کی ہے

میل دل سے اتاریے صاحب
یہ روایت پیمبری کی ہے

بادشاہوں کو بھی ملا کیا ہے
حیثیت کیا سکندری کی ہے

ہم جو بس اپنی دُھن میں رہتے ہیں
یہ کرامت قلندری کی ہے

یہ سُرور اور نور کی برسات
کیفیت اب بھی حاضری کی ہے

پھر رمیصا نے اک غزل کہہ دی
گود وحشت کی پھر ہری کی ہے

آمنہ رمیصا زاہدی

غزل

چل دیا بزم سے یوں سر کو جھکائے ہوئے کیوں
اپنی آنکھوں میں کوئی اشک چھپائے ہوئے کیوں

آپ کو صرف شکایات ہیں سوچا بھی ہے کیا
کل جو اپنے تھے وہ سب آج پرائے ہوئے کیوں

ہم ہر اک عہد نبھائیں گے، یہ کہنے کے لیے
آئے تو ہیں وہ مگر آنکھیں چرائے ہوئے کیوں

جی نہ سکتے ہوں اگر سر کو اٹھا کر تو کہو
ہم پھریں بوجھ یہ شانوں پہ اٹھائے ہوئے کیوں

چھوڑ جانے کا ترا فیصلہ خود کا ہے تو پھر
تیری آنکھوں میں یہ بادل سے ہیں چھائے ہوئے کیوں

جب نہیں واسطہ واعظ ترا ان گلیوں سے
روز پھرتا ہے وہاں بال بنائے ہوئے کیوں

میری گلیوں میں بھٹکتے ہوئے پھرتے تھے، وہ سب
آج لگتے ہیں مجھے راہ پہ آئے ہوئے کیوں

جب ملے، دکھ ہی ملے ان سے، خدا جانے بھلا
پھر بھی ہیں دل کو مرے سب وہی بھائے ہوئے کیوں

یہ کہانی تو تمہاری تھی، لگے مجھ کو حبیبؔ
سارے دکھ درد کے دن میرے بتائے ہوئے کیوں

حبیب الرحمٰن

ماہنامہ چمن بتول لاہور اکتوبر 2020ء

مرے گھر کو بنا دو گھر دوبارہ

مرے ہمدم مری خاطر
بہت مصروف رہتے ہو
(کبھی مغرور لگتے ہو
کبھی مظلوم لگتے ہو)

ہمارے حال کو
خوشحال کرنے کے لیے ہر دم
بہت سا کام کرتے ہو

کبھی راتوں کی بیداری
کبھی صبحوں کی وہ خواری
کبھی کھانا ادھورا ہے
کبھی نیندیں نہیں پوری

کبھی دفتر کو گھر کرنا
کبھی گھر جیسے دفتر ہو

ہر اک لمحے کی بے چینی
کہاں کھوئی وہ رنگینی
وہ لہجہ تھا شگفتہ سا
لبوں پر بھی تبسم تھا

ذرا سی بات پر اب تو
کسی کو ڈانٹ دیتے ہو
کبھی کہنے لگوں میں کچھ
تو جملہ کاٹ دیتے ہو

مجھے اب تم سے ڈر لگنے لگا ہے
یہ ننھا سہم کر چپ سا ہوا ہے
مری بیٹی بھی مرجھا سی گئی ہے
فضا میں گھر کے ویرانی رچی ہے

یہ ننھے پھول اور کلیاں ہیں پیارے
مگر سہمے ہیں لہجوں سے بچارے

یہاں اک ماں بھی رہتی ہیں تمھاری
تمھاری دید کی حسرت کی ماری
کبھی تو آ کر ان کے پاس بیٹھو
بیچاری راہ تکتی ہیں تمھاری

سنو تم چھوڑ دو سب کچھ خدارا
کہ ہم کم میں بھی کر لیں گے گزارا
ذرا سا وقت ہی مانگا ہے تم سے
مرے گھر کو بنا دو گھر دوبارہ

عشرت زاہد

Arshad hussain-batool-oct2020